منشور محمدی

منشور رسولان ہو محتاج نجاتم | با خاتم و مہر آمدہ منشور محمدم | توریت بلا تورہ انجیل بہ تجیل | گویان صفت و سیرت ہر دو محمدم

نمبر ۱۰ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | جلد ۳

اشتہار

بعد حمد و نعت کے شایقان حق پسند و بشارت و طالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ ہر چہ ہفدہ زمرہ احباب کے جانب سے مہینے مین تین مرتبہ ۵-۱۵-۲۵ کو چھپکر جلوہ اشاعت پاتا ہے مقصود اسکا اجرائے حقیقت دین اسلام ظاہر کرنا ہی اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی پیشگی للہ چار روپیہ کے محصول ڈاک مقرر ہی اور ما بعد الضاعف گورنمنٹ انگریزی اور راجگان گرامی بصیغہ پیشگی ۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاویگی مضامین مفید مفت اور مضمون خاص باجرت ارزی سطر طبع ہوگا جملہ خطوط کتابت و ارسال زر قیمت ہر چہ ہذا بندیہ منی آرڈر و ٹکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہی۔

محمد عبد الحبیب سکرٹری زمرہ احباب بنگلور۔

بشارت مثیل موسیٰ

یہہ رسالہ متبرکہ تصنیف سے مقبول بارگاہ لم یزلی مولانا مولوی حاجی اعلی صاحب مدظلہ العالی کے ہمارے ہاں نہایت عمدہ طبع ہوکر تیار ہی اس رسالے مین ثبوت بعوت آنحضرت صلعم نہایت تحقیق سے کی گئی ہی اور انگریزی فارسی و عبرانی عبارتین بجنسہ نقل ہوی ہین جس صاحب کو خریداری اسکی منظور ہو وہ بارسال قیمت ۲ ر

مع محصول ڈاک علاوہ فی دین فقط — المشتہر محمد عبد الحبیب

اشتہار رسالہ ابطال حرکت الارض

شایقین علم ہیئت کو مژدہ ہو کہ اندنون مین ایک رسالہ الموسوم بہ رسالہ ابطال حرکت الارض مصنفہ جناب مولانا محمد رکن الدین صاحب کلن جرمین مصنف صاحب نے بدلایل قویہ ہیئت بطلیموسی کا حق بجانب اور حکمائے فرنگ کے اوس قول کو جو ہیئت بطلیموسی کو اپنے زمانے محدود اور ہیئت فیثاغورس کو غیر محدود سمجھتے ہین خیالی ہونا ثابت کیا ہے۔

غرض کہ حرکت ارضی کا بطلان اور گردش سماوی کا اثبات بروے دلایل و اشکال بخوبی کر دیا ہے فی الحقیقت مصنف نے دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے اصل مسودہ مصنف سے نقل ہوکر بکمال صحت مع اشکال مطبع رضوی دہلی مین چھپا ہی قیمت اوسکی بنظر تسہیل خریداران ایک آنہ مقرر ہے جو صاحب شایق ہون ایک آنہ قیمت اور محصول ڈاک علاوہ ارسال کرکے مطبع اخبار خیر خواہ عالم مقام دہلی سے طلب فرمائین۔ اور واضح رہے کہ جو صاحب پانچ سات رسالہ کی منگائینگے وہ محصول ڈاک مین کفایت پائینگے۔ فقط۔

برخلاف یہ دعوی کیا ہے چنانچہ اون کے سب بیان کی تردید
ذیل مین مفصل درج کیجاتی ہے۔
سرآمد علمای عیسوی پادری فنڈر صاحب میزان الحق کے باب اول
کی فصل سوم مین لکھتے ہین۔ قرآن اور اوسکے معتقد دعوی
کرتے ہین کہ عیسی اور یہودیون نے اپنی مقدس کتابین تحریف کین اور
اون آیتون کو جو محمد صاحب کیطرف اشارہ تھین نکالکر دوسری
لفظ اون کے مقام پر رکھدیے ہین انتہی صفحہ ۳ پھر اوسی فصل
مین لکھتے ہین۔ قرآن مین کوئی بات ایسی نہین جس سے معلوم ہو کہ
نے اور پرانے عہد کی کتابون کے کون مقام اور کون آیتین تحریف
ہوی ہین بلکہ صرف یہہ کہا ہے کہ عیسیون خصوصًا یہودیون نے اپنی
مقدس کتابین تحریف کین چنانچہ سورہ بقر مین لکھا ہے کہ ای بنی
اسرائیل لاتلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون یعنی بنی
اسرائیل سچ کو جھوٹہ نکرو اور سچ کو چھپاؤ جس حالمین کہ اوسے
جانتے ہو۔ اور اسی سورہ کی دوسری جگہ مین لکھا ہے کہ
افتطمعون یومنوا لکم وقد کان فریق منہم یسمعون کلام اللہ
ثم یحرفونہ من بعد ما عقلوہ وہم یعلمون۔ یعنے کیا چاہتے ہو کہ وے
لوگ یعنی یہودی تم پر یقین لاوین اور حالانکہ اونمین سے ایک
فرقہ نے خدا کا کلام سنا بعد اوسکے تحریف کی اور یہہ بھی سمجھنے اور
جاننے کے بعد کیا ہے۔ انمدعون آیتون مین تحریف بلا تعین
وقت ایک عام معنے سے بیان ہوی ہے اب ہم اون آیتون کو لاتے
ہین جنمین تحریف کے زمانہ اور وقت کا اشارہ ہوا ہے انتہی۔
صفحہ ۳۰۔ پھر پادری عمادالدین صاحب تحقیق الایمان کے صفحہ
مین لکھتے ہین۔ پس واضح ہو کہ قرآن شریف مین سورہ بقر

مین لکھا ہے۔ وقد کان فریق منہم یسمعون کلام اللہ ثم یحرفونہ من
بعد ما عقلوہ وہم یعلمون یہان سے معلوم ہوا کہ دیدہ و دانستہ
اون کتابون مین تحریف ہوتی تھی انتہی۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳۲
مین لکھا ہے۔ اگر کہو کہ وہ سب کتابین محرف ہین تو تحریف عمدی
پر بجواب دعوی قرآن کے دلایل قطعیہ لاؤ انتہی۔ علی ہذا القیاس اور
بہت سے علماء سلف وخلف عیسائیون کے اقوال ہین مگر بخوف
طوالت انہین پر اکتفا کیا گیا۔ اب ناظرین انصاف گزین غور
فرماوین کہ جہالت مین خود بیمار صاحب کے بڑے بڑے مستند دینی
علماء تسلیم کر چکے ہین کہ مسلمانون کا دعوی کتب مقدسہ کے محرف
ہونیکی بابت من کل الوجوہ قران سے ثابت واظہر ہے تو اس صورت
مین قطع نظر اہل اسلام سے خود اون کے عیسائی بھائی اونکو جھوٹا
اور دروغ گو ٹہرائینگے بلکہ اونکی تحریر پر کبھی اعتبار نہ کرینگے۔
عیسائیون کا اقرار تو آپ سن چکے ہین اب قرآن شریف اور اوسکی
تفاسیر وغیرہ کتب اہل اسلام کے چند اقوال بھی بطور نمونہ کتب
مقدسہ کے محرف ہونیکی بابت ذرا گوش گذار عالی فرمائے۔
سورہ بقر مین لکھا ہے۔ فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیہم
ثم یقولون ہذا من عند اللہ یعنی وای ہے واسطے اون لوگون
کے جو لکھتے ہین کتاب کو اپنے ہاتھون سے پھر کہتے ہین یہہ خدا کی
طرف سے ہے معالم التنزیل مین اس آیت کے تحت مین لکھا ہے
وذالک ان احبار الیہود خافوا ذہاب ماکلتہم ورئاستہم
عین قدم النبی المدینۃ فاحتالوا فی تعویق الیہود عن الایمان
بہ فحرفوا الی صفتہ فی التوراۃ وکانت صفتہ فیہا حسن الوجہ
حسن الشعر اکحل العینین ربعۃ القامۃ فغیروہا وکتبوا مکانہا طوال

ارزق سبط الشمر انفاذا سالهم مغلبتهم عن صفته قرؤا ما کتبوه
بحیدوه مخالفا لصفته ویکذبوه انتهی - یعنے یہ بات یون ہے
کہ جب آنحضرت مدینہ مین تشریف لائی تو علمای یہود کو اپنی
رشوت ستانی اور ریاست کے دور ہو جانے کا خوف پیدا ہوا
پس اونہون نے لوگون کو حضرت پر ایمان لانے سے باز رکہنے
کی غرض سے قصد کیا انکے اون اوصاف کیطرف جو توریت مین
درج تہین اور اوصاف اپکی اومین اسطرح پر مذکور تہین کہ پیغمبر
آخر الزمان خوبصورت اور اچہے بال اور سرمئی انکہون اور میانہ
قد والا ہوگا پس اونہون نے اوصاف مذکورہ کو بدلکر اونکی جگہہ
دراز قد سفید چشم فرو ہشتہ مو اس غرض سے لکہدیا کہ جب اونکے
عوام لوگ پیغمبر موعود کے اوصاف پوچہین تو یہہ پڑہکر سنائین
پس جب پائین حضرت کو مخالف اون اوصاف کے تو اپکو جہٹلائین
اور تفسیر عباسی مین لکہا ہے - فویل للذین یکتبون الکتاب -
یغیرون نعته محمد صلی اللہ علیہ وسلم وصفته فی الکتاب یدیهم ثم
یقولون هذا فی الکتاب الذی جاء من عند اللہ انتهی -
اور جلالین مین لکہا ہے - وهم الیهود غیروا صفة النبی صلی اللہ
علیه وسلم فی التوریة وآیة الرجم وغیرها وکتبوها علی خلاف ما انزل
انتهی - اور تفسیر حسینی مین لکہا ہے - علمای یہود بواسطه اخذ رشوت
صفات مصطفےٰ علیه الصلوٰة والسلام کہ در توریت بدینوجه بوده کہ
قومی نیکوی روی موی گندم گون سیاه چشم میانه بالا تغیر کردند
و نوشتند کہ پیغمبر آخر الزمان شخصی بود دراز قد چشم سفید پوست
فرو هشته موی یک چشم باشد و این صفت دجال است و با عوام
خود گفتند کہ این آن پیغمبر موعود نیست انتهی -

پھر اومی سورہ کی آیت وقد کان فریق منهم کے تحت معالم التنزیل مین
لکہا ہے - وقد کان فریق منهم یسمعون کلام اللہ یعنے التوریة ثم یحرفونه
یغیرون ما فیها من الاحکام من بعد ما عقلوه علموه کما غیروا صفة محمد
وآیة الرجم انتهی - یعنے تمامیہود مین سے ایک فرقہ جو سنتا تہا توریت
کو پھر بدلدیتے تہے احکام تیکے جاننے کے بیسا کہ بدلا دیا اونہون نے
صفت محمد صلی اللہ علیه وآله وسلم اور آیت رجم کو - اور بیضاوی و
مدارک مین لکہا ہے - وقد کان فریق منهم طایفة من اسلافهم یسمعون
کلام اللہ یعنے التوریة ثم یحرفونه کنعت محمد صلی اللہ علیه وسلم
وآیة الرجم انتهی - اور ایسا ہی جلالین وغیرہ مین بہی باوجی تغیر عباسی
لکہا ہے - پھر سورہ انعام مین ہے - لا مبدل لکلماته یعنے نہین
کوئی بدلنے والا کلمات قرآن کو - بیضاوی مین اس آیت کے تحت مین
لکہا ہے - لا احد یقدر ان یحرفها تحریفا شایعا ذایعا کما فعل
بالتوریة یعنے نہین کوئی قادر ہو سکتا ہے کہ محرف کرے قرآن کو جیسا
اور احبار کیا گیا ہے ساتہہ توریت کے - پھر سورہ حجر کی آیت
انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون کے تحت مدارک مین لکہا ہے
وانه هو الذی نزله محفوظا من الشیاطین وهو حافظه فی کل وقت
من الزیادة والنقصان والتحریف والتبدیل بخلاف الکتب
المتقدمة فانه لم یتول حفظها وانما استحفظها الربانیین
والاحبار فاختلفوا فیها بینهم بغیا فوقع التحریف انتهی - یعنے
تحقیق وہی اللہ ہے جسنے اوتارا ہے قرآن کو محفوظ شیاطین سے
اور وہی نگہبان ہے اوسکا ہر وقت لوگون کے زیادہ و کم اور
تحریف و تبدیل کرنے سے برخلاف کتب متقدمہ کے کیونکہ وہ الٰہی
نہین والی ہوا اونکی نگہبانی کا سوا اسکے نہین کہ نگہبان

اون کے کہنے مین خدا پرست اور علما لوگ پس اختلاف کیا
اور انہون نے آپسمین سرکشی سے پس واقع ہوی اونمین تحریف
پھر سورۂ مائدہ مین ہے یا اہل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم
کثیرا مما کنتم تخفون من الکتاب۔ یعنی ای اہل کتاب تحقیق آیا
ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہے واسطے تمہارے بہت
اوس چیز سے کہ تھے تم چھپاتے۔ بیضاوی مین اس آیت کے
تحت مین لکھا ہے۔ تخفون من الکتاب کنعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وآیۃ الرجم فی التوریۃ وبشارۃ عیسیٰ باحمد فی الانجیل۔ اور عالم
التنزیل و جلالین مین لکھا ہے۔ ای من التوریۃ والانجیل
مثل صفۃ محمد صلعم وآیۃ الرجم وغیر ذالک۔ اور اتقان فی علوم
القران کے صفحہ ۳۶۱ مین لکھا ہے۔ ولہذا قال اللہ تعالیٰ وانہ
لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنبیہا
علی ان تالیفہ لیس علی ہیئۃ نظم یتطاولہ البشر یمکن ان یغیر
بالزیادۃ والنقصان کحالۃ الکتب الاخر انتہیٰ۔ یعنے اسیواسطے
خدا تعالیٰ فرمایا ہے کہ وانہ لکتاب عزیز الایۃ تنبیہا اس بات پر کہ تالیف
قرآن شریف کی نہین اوپر ایسی ہیئت نظم کے دست رس کہو اوسپر آوے
پس ممکن ہو تبدیل ہونا اوسکا ساتھہ زیادہ اور کم کے جیسے کہ
اور کتابین مقدس کم و زیادہ ہوی ہین۔ مشکوۃ شریف کی کتاب
فضایل القران مین انس بن مالک سے روایت ہے۔ فقال حذیفۃ
لعثمان یا امیر المومنین ادرک ہذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتاب
اختلاف الیہود والنصاری۔ اسکی شرح مین شیخ عبدالحق صاحب
محدث لکھتے ہین پس گفت حذیفہ مر عثمان را یا امیر المومنین دریاب ایں
امت را و دستگیری کن پیش ازانکہ اختلاف کنند در کتاب اللہ مانند

اختلاف کردن یہود و نصاری در کتاب خود کہ ہر کدام تغیر ہا دادند
و تحریفہا کردند فقط انتہیٰ۔ باقی آیندہ۔

بقیہ رسید زر منشور محمدی

ہم نہایت شکرگذار ہین اون عنایت فرماؤن کے جنہون نے زر مندرجہ
ذیل قیمت اجناس عطا فرمایی۔

جناب محمد غوث صاحب وقار بادشاہ صاحب و امبنارہ	۱	۰ ۰
جناب سید علی شاہ صاحب جالندہر	۴	۲ ۰
جناب محمد بیدار خان صاحب غذان	۴	۲ ۰
جناب منشی محمود صاحب پونہ	۵	۶ ۰
جناب محمد علیخان صاحب فتح گڑہ	۱۲	۰
جناب شیخ پٹو صاحب سوپرنٹنڈنٹ ۲ رجمنٹ	۱۰	۰ ۰
جناب شیخ آدم صاحب ٹھیکہ دار ینگری	۱۰	۵ ۰
جناب سجادہ میر محمود بن سید عطا یا صاحب	۴	۲ ۰
جناب محمد رضا علیصاحب بدایونی	۴	۲ ۰
جناب محمد ہاشم صاحب بمبئی	۴	۲ ۰
جناب سید یوسف صاحب اسسٹنٹ انجنیر	۱۰	۰ ۰
جناب شیخ احمد صاحب راولپنڈی	۷	۱۱ ۰
جناب یوسف شاہ بن احمد شاہ صاحب بمبئی	۴	۲ ۰
جناب محمد اشرف صاحب	۵	۱۲ ۶
جناب محمد افضل خانصاحب نائب تحصیلدار	۸	۴ ۰
جناب شیخ عبداللہ صاحب دارونہ جیل خانہ	۵	۱۲ ۶
جناب مولوی محمد حسین صاحب	۴	۲ ۰
جناب مرزا سلطان احمد صاحب قادیان	۱	۲ ۰

باقی آیندہ

بمقام معسکر بنگلور در مطبع بحر الاسلام متعلق زمرۂ احباب باہتمام محمد عبدالمجید سکرٹری طبع شد

اشتہار

خوشنویسان مطابع کو مژدہ ہو کہ اندرون جناب محمد امجد علی صاحب مدرس فارسی خاص مشن اسکول مراد آباد - ایک سیاہی تحریر کاپی کی بنائی ہے روانگی مین صاف روشنی مین شفاف حروف بہت ہی روشن اور مستحکم لکھے جاتے ہین کوئی نظر جمتی نہین اور دوہی دات مین کاپی ایسی عمدہ اجاتی ہے کہ مطلق بنانے کی حاجت نہین پڑتی ہے دو تین دن تک برابر لکھی جاسکتی ہے باین ہمہ خوبی قیمت اوسکی بوزن پختہ صرف بارہ عضہ روپیہ سیر ہے اور محصول ڈاک ذمہ خریدار ہے جس صاحب کو مطلوب ہووہ مطبع ریاض خلق ہند واقع مراد آباد سے یا مالک جناب امجد علی صاحب کے پاس سے بارسال زر قیمت جسقدر چاہین منگالین -

منشور محمدی - ہم جناب محمد امجد علی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ سرسی الیہ نے ازراہ عنایت بتائید منشور محمدی جہانتک ہم سے سیاہی عنایت فرمائی اور وہ یہان ہر طرح ازمائی گئی واقع مین بہت عمدہ روشنائی کاپی ہے چنانچہ پرچہ ہذا نمبر ۹ اوسی سیاہی کا لکھا ہوا چھپا ہے چونکہ اشتہار کسی قدر طول تھا بنظر عدم گنجایش ہم نے اختصار کرکے چھاپا ہے - فقط ؛

قبول دین اسلام

مدراس سے تار سے منکشف ہوا کہ وہان ایک معزز خاندان والا یورپین کم عمر مسلمان ہوا - قاسم الاخبار **منشور محمدی** خدا صاحب ہمارے کوششون کے نتیجے دکھلاتا جاتا ہے - فقط ؛

بقیہ جواب ہدایت المسلمین

ہدایت المسلمین - ہمارے طرف سے اِن صاحبون کے لئے یہہ جواب ہے کہ ہان البتہ خداوند تعالی اپنے مخلوقات مین آثار ارادہ نمایان فرماے ہین اور عقل کا جوہر بھی انسان کو عنایت کیا ہے جسکے سبب اگر عقل صحیح ہو تو انسان نیک و بد مین تمیز کرسکتا ہے - **منشور محمدی** - یہہ جواب نہین کہلاتا بلکہ انہین کے مضمون کی نقل ہے مگر عقل صحیح کا لفظ زاید ہے جب رب العزت عقل کا جوہر ہر فرد انسان کو دیچکا ہے تو عقل کو منقسم بد و نیک کرنا ایک کو صحیح ایک کو غلط ٹھہرانے کا کچھہ معنی معلوم نہوا - اور تیسرے بھی ہم سارے کو سارے جو آسمان کے نیچے اس زمین پر رہتے ہین اس بات کے محتاج ہین کہ خداوند کیطرف سے ہمارے درمیان الہام دیا جاوے کہنا بھی بے معنی ہوا اور الہام کی ضرورت کچھہ نہ رہی کیونکہ تم قایل ہو چکے کہ انسان جوہر عقل سے نیک و بد مین تمیز کرسکتا ہے پھر محتاجی کو گنجایش کہان ہدایت المسلمین - دلیل اس دعوے کی یہہ ہے کہ ہم سب جو اس جہان مین آئے ہین بیشک کسی نہ کسی مطلب کے لئے پیدا کئے گئے ہین - **منشور محمدی** - سچ ہے کسی عمدہ مطلب کے لئے بھیجے گئے یعنی التوحید اساس الحسنات و راس العبادات نہ تثلیث و تشریک کے مطلب کے لئے تمہارا غرض کسی کسی مطلب کے کہنے سے تثلیث کے سوا اور کچھہ نہین اللہ کی پناہ ہم بھیجے گئے نہین بلکہ پیدا کئے گئے مرسل اور مخلوق مین بڑا فرق ہے اگرچہ تمہارا ارادہ بھیجے گئے کہنے سے مخلوق ہے -

ہدایت المسلمین - ورنہ حکیم مطلق یعنی خدا کا کام لغو اور بیحکمت

سمجھ لیگا - منشور محمدی لفظ حکیم مطلق کا تفسیر کا محتاج نہ تھا
مثلاً مخلوق ایک مقدمے کے لئے پیدا کیا جاوے اور وہ مخلوق
اس کام کو نہ بجالاوے تو خالق تعالیٰ کا پیدا کرنا لغو اور بے حکمت
ٹھہریگا بلکہ اس مین یہ حکمت ہے کہ وہ نا محکوم دوزخ
کی بھرتی ہے - ہدایت المسلمین - اور چونکہ انکا کام ضرور
ہے کہ بے حکمت اور لغو ہو اسلئے ضرور ہے کہ کسی مطلب کے لئے
پیدا کئے گئے ہین - منشور محمدی اس مضمون مکرر کا جواب
آگے ہو چکا حاجت تکرار کی نہ تھی بوقت حاجت تکرار مناسب
ہے ورنہ ؎ مکرر گرچہ سحر آمیز باشد ✦ طبیعت را ملال انگیز
باشد ✦ ہدایت المسلمین - پر وہ غرض اور وہ مطلب جسکے
واسطے ہم پیدا ہوے ہین آپ کہتے ہو کہ عقل سے دریافت
کرلو کیونکہ آثار ارادہ اور عقل موجود ہے -
منشور محمدی وے نہین کہتے بلکہ یہ تمہارا ایجاد ہے کیونکہ
عقل خود ایک مخلوق ہے جیسا موجودات اُسکی قدرت کے
دلایل ہین ویسا ہی عقل بھی ایک دلیل ہے اون دلایل
کو خواہ عقلی ہون خواہ حسی بتلانے والا ایک غیر ہونا چاہیے
پھر جو معذور العقل ہے ایسی بات کریگا ہان یون کہہ سکتے
ہین کہ معذور العقل ایسی بات کرتے ہین اللہ جل جلالہ کا
فعل معلل بغرض نہین مگر یہ اُن عام لوگون کی بولی ہے
جنکو عقاید سے خبر نہین جناب الٰہی مین غرض کا بولنا سوء
ادبی کے سوا اور کچھ نہین ہدایت المسلمین گویا آپنے فرض کیا
کہ آثار ارادہ ایک کتاب ہے اُسکے پڑہنے سے ہم اپنی علت
غائی دریافت کرسکتے ہین - منشور محمدی یہ صاحب کتابکا
فرض ہے نہ انکا گویا سایان بھی آپ ہین اور عیب بھی آپ آثار
ارادہ کی کتاب مین یہ بھی لکھا ہے کہ علت غائی موجودات کی یہ
ہے کہ انکا ایک موجد ہے کیونکہ بے موجد کوئی موجود نہین ہوسکتا
اتنی بات کے واسطے عقل حکم کرتی ہے مگر وہ علت غائی جو بندہ
کو خدا جانتا ہے اُس بات کو عقل کی روشنی مین نظر نہین آتا صاحب کتاب کی کوشش یہی ہے کہ ایک خود
نظر نہین آتا وہم کیئے سو لوگون کے دلون مین ڈالدین عقلا کے دلون مین وہ ہانکہ
بات کبھی نہین پڑتی ہدایت المسلمین مگر صاحب یہ آثار ارادہ
ایسی کتاب ہے کہ اُسکے حروف کبھی کبھی طور پر پڑہے جاتے ہین
منشور محمدی پادری صاحب ایسے فقرون سے اپنا علم و دانش
لوگون مین بتلاتے ہین لوگ خوب جان لیتے ہین کہ انکا نظر تراشی
ہوے ہین والا آثار ارادہ کیا اور اسکے حروف کیا اور کبھی
کبھی طور سے پڑہے جانے کی بابت کیا کسی کے ذہن مین کچھ
نہین آتا شاید پلوری صاحب اُسکی تفصیل کے وقت معلوم
کرائینگے اور حرف کے پڑہنے کے طور بتلائینگے -
ہدایت المسلمین اور اسکے کلمات معانی مستفادہ دیتے ہین
منشور محمدی - اس فقرے مین اپنی شاعری کی داد دیتے ہین
جو کہتے ہین اسکے کلمات طرح کے طرح معانی مستفادہ دیتے
ہین - ہم کہتے ہین کہان معانی مستفادہ دیتے ہین مثلاً
آسمان ایک کلمہ ہے اور زمین ایک کلمہ دو کلمے دو کونسی
معنی مستفادہ دئے سو ذرا بتلائے فقط باقی آیندہ -

بیان تقدیر و حل شبہ مباینت عمل با تقدیر

مخفی نہ رہے کہ شمس الاخبار لکھنو نمبر ۲ جلد ۱ مطبوعہ ہفتہ ہم

ماہ اپریل ۱۹۰۲ء مین ایک مضمون الموسوم تعلیم تقدیر
میرے نظر سے گذرا۔ چونکہ مضمون مذکورہ بالا برخلاف نقل و
عقل کے پایا جاتا ہے اسلئے راقم نے اسکا جواب لکھنا مناسب
جانا تاکہ ہر ایک متنفس کو معلوم رہے کہ جو عالم مین ہوا اور ہوتا ہے
اور ہوگا بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہے بدون اسکی خواہش
نہ پتا ہلے نہ کوئی برگ جنبش لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اتنا
اختیار دیا ہے کہ اوسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت
ثواب یا عذاب کے لایق ہوتا ہے تقدیر کا اعتقاد اسیطرح چاہیے
زیادہ اسمین غور اور گفتگو کرنا لاحاصل اور بدعت مین داخل
ہے اسواسطے کہ عقل ہمارے مین اتنی کہان طاقت ہے کہ کارخانے
خدائی کے بھید سمجھے۔ اب ذیل مین معترض صاحب کی عبارت
مہمل لکھکر اوسکا جواب دندان شکن از روے انجیل شریف اور
قرآن مجید اور حدیث مبارک کے قلمبند کرتا ہون :-

قولہ تعلیم تقدیر خدا کے جلال اور انسان کی بہتری کیواسطے
نہین ہے قائل تقدیر ہونے سے یہہ نقصان اول ہوتا ہے
کہ وہ دینداری کو بالکل نیست و نابود کرتا ہے۔ کیونکہ ایسی
تعلیم خدای پاک کو مجرم ٹھہراتی ہے مثلاً فلان کتاب مین یون
تحریر ہے (ہو الذی خلقکم فمنکم کافر و منکم مومن واللہ بما
تعملون بصیر) اوپر کی آیت کی یہہ مراد ہے کہ بعض کو کافر اور
بعض کو مومن پیدا کیا ایک حصہ بہشت کے لئے ایک دوزخ
کے واسطے کیا خدا راست اور ظالم زبردست ثابت نہین ہوتا
کیونکہ وہ صرف اپنی خوشی کے لئے انصاف کو چھوڑکے ہزارہا
بیقصور آدم زاد کو اون کے پیدا ہونے سے پیشتر جہنم کے سخت عذاب

مشہور محمدی ۳

کے لئے مقرر کرتا ہے دوم نقصان یہہ ہے کہ وہ تلقین راست
بازی کو نیست کرتی ہے سوم وہ حقیقی پرہیزگارون کو ہلاک کرتی ہے

جواب افسوس ہزار افسوس معترض صاحب اپنی کتاب آسمانی
یعنے انجیل شریف کے برخلاف بیان کرتے ہین اور طرفہ یہہ ہے کہ
پھر عیسائی کہلاتے ہین اون کے اس توہمات سے ہمکو صاف
آشکارا ہوگیا کہ وہ اپنے دینی مسایل سے مطلقاً آگاہ نہین ہین
چنانچہ دیکھو رومیون کو ۹ باب ۱۳ اور رس سے نہایت ۲۳ تک ۱۳
جیسا لکھا ہی کہ مین نے یعقوب سے محبت کی اور عیساؤ سے عداوت
رکھی سو اب ہم کہین کیا خدا کے نزدیک بے انصافی ہی ہرگز
نہین ۱۵ کہ وہ موسیٰ سے کہتا ہے کہ جسپر رحم کیا چاہتا ہون اوسپر
رحم کرونگا اور جسپر مہر چاہتا ہون اوسپر مہربان ہونگا ۱۶ پس
یہہ نہ چاہنیوالے نہ دوڑنیوالے پر موقوف ہے بلکہ خدائے رحیم پر
موقوف ہے ۱۷ کیونکہ نوشتہ فرعون سے کہتا ہی کہ مین نے اسی لئے
تجھے مبعوث کیا کہ تجھ مین اپنی قدرت ظاہر کرون اور میرا نام
تمام روے زمین پر مشہور ہووے ۱۸ - غرض جسپر چاہتا ہی
رحم کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے سخت کرتا ہے ۱۹ پس تو
مجھسے کہیگا پھر وہ کیون ملامت کرتا ہے کسنے اوسکی خواہش
کا مقابلہ کیا ۲۰ ہان ای آدمی تو کون ہے جو خدا سے تکرار
کرتا ہے کیا مصنوع صانع کو کہہ سکتا ہے کہ تو نے مجھے کیون
ایسا بنایا - ۲۱ - یا کیا کمار کا مٹی پر اختیار نہین کہ ایک ہی لوندے
مین سے ایک برتن عزت کا اور دوسرا بے عزتی کا بناوے -
اسوقت جناب معترض صاحب کو چاہئے کہ اپنے اعتراض کو شہد
لگاکر چاٹین اور ان آیات مسبوق الذکر کو بھی ذرا آنکھین

کہو لکہ پڑہین یا کسی نہ درست پادری اور عالم محمدی سے
انکا مطالب حل کرین۔ البتہ پہر شمس الاخبار لکہنو کی وہ تحریر
نگاری کا نام لیں اور ایسے ایسے رکیک مسائل مین ہاتہ
نہ ڈالین ورنہ غفلت مین حضرات پڑہ اور کا نام نامی بہ نام
نکرین اور اس بودگی پر چہوٹا منہہ بڑی بات کے مصداق
نہ بنین۔ اب جملہ انصاف ہے کہ کیا خدا تعالیٰ حضرت
موسیٰ علیہ السلام کی حرمت نا راست اخطاء اور دروغ
بقول معترض نہوا جیسا کہ آیات مذکورہ سے ثابت ہو چکا ہے
کہ جسپر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے سخت
کرتا ہے۔ ہم نہین جانتے معترض نے انکہین بند کرکے بی ساختہ
کیون لکہدیا کہ بیقصور آدم زاد کو اون کے پیدا ہونے سے
پیشتر جہنم کے سخت عذاب کے لئے مقرر کرتا ہے۔ کاشکے اگر انجیل
شریف کی عبارت پر اونہین عبور ہوتا تو برخلاف اپنے عقاید
کے وہ اس محل پر اتنی مبادرت نکرتے چنانچہ ہمارے ناظرین
اوپر کے آیات مین پڑہ آئے ہین کہ ہان ای آدمی تو کون
ہے جو خدا سے تکرار کرتا ہے کیا مصنوع صانع کو کہہ سکتا ہے کہ تو نے
مجہے کیون ایسا بنایا۔ ہم نہین جانتے کہ جناب معترض صاحب
اپنا کونسا عقیدہ رکہتے ہین کہ برخلاف آیات انجیل کے تعلیم تقدیر
پر انگشت رکہتے ہین اور ناحق اپنی عقل عجیب پر عوام الناس
کو ہنساتی ہین۔ ہان جی فرمائیے تو وہ کونسی دینداری تعلیم تقدیر
سے نیست و نابود ہو جاتی ہے اور آپکا یہہ دعوی کہ وہ یعنے تعلیم
تقدیر راست بازی کو نیست کرتی ہے اور حقیقی پرہیزگاری کو
ہلاک کرتی ہے۔ بالفرض اگر بزعم آپ کے تعلیم تقدیر مین یہہ
نقصان واقع ہوتا تو آیات انجیلی مین تعلیم تقدیر کا بیان نہ پاتا
پایا جاتا ہے کیونکہ وہ تو بقول آپ کے حقیقی پرہیزگاری کو ہلاک
کرتی ہے اور آیت مذکورہ مین جو صاف صاف لکہا ہوا ہے کہ کیا
کمہار کا حق نہین کہ ایک ہی لوندے مین سے ایک برتن
عزت کا اور دوسرا بی عزتی کا بنادے۔ سو آپ کے نزدیک یہہ
سب آیات حقیقی پرہیزگاری اور دینداری کو نیست و نابود کرتے
ہونگے کیونکہ آپ پہلے پہل لکہ چکے ہین کہ بیقصور آدم زاد کے پیدا
ہونے سے پیشتر سخت عذاب مین گرفتار کرنا علم ہے واہ واہ
کیون جناب آپ اپنے کتابون سے بہی ہاتہ دہونے ہو جو
ایسے بیمعنی اور خلل انداز لکہتے ہو ہم تو اپنے عقیدہ پر
قایم ہین آپکے لنداز بیان سے پایا جاتا ہے کہ آپ اپنے
عقل کو کلام ربانی پر مقدم سمجہتے ہین اور عقل کی راہ سے
تعلیم تقدیر کو آڑاتی ہین کہ جسکا جواب راقم بحوالہ آیات انجیلی
لکہہ چکا ہے۔ اسوقت یہان زیادہ گنجایش نہین ہے ورنہ
اور زیادہ آیات توریت سے واسطے آگاہی غافلان تقدیر
کے قلمبند ہوتین۔ کیا خدا عالم الغیب نہین ہے کیا اوسکو زمانہ
ماضی اور حال اور مستقبل کی خبر نہین ہے کیون نہین ہے بلا
وہ تو پاک پروردگار سب کے گردون کو بلہ پکڑنے والا ہے جناب
مسیح صاحب فرماتے ہین دیکہو یوحنا کی انجیل ۶ باب ۴۴
درس پر تم مین بعضے ہین جو ایمان نہین لاتے کیونکہ یسوع
شروع سے جانتا تہا کہ وے جو ایمان نہ لاوینگے کون ہین اور
ابی حضرت معترض صاحب بہلا اپنے عقیدہ کے موافق ذرا
عمل تو کیا ہوتا دیکہا یسوع صاحب انجیل مین فرماتے ہین کہ

مجکو خبر نہی کہ کون ایمان نہ لاوینگا افسوس تو آپ مسیح کی تعلیم سے
بہی تقدیر کو نہین ملتے ۔۔ باعث طوالت مضمون کے حدیث
شریف سے اب تقدیر کا بیان کیا جاتا ہے تاکہ حل شبہ کا
بخوبی ہوجائے دیکہو ۔ علی ما منکم من احد الا قد کتب مقعدہ
من الجنۃ ومقعدہ من النار فقالوا یا رسول اللہ افلا نتکل علی
کتابنا فقال اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من کان من اہل السعادۃ
فسییسر لعمل السعادۃ واما من کان من اہل الشقاوۃ فسییسر لعمل
الشقاوۃ ثم قرأ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی الی قولہ
للعسری بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسا نہین کوئی
مگر کہ اوسکا مکان بہشت سے اور اسکا مکان دوزخ سے لکہہ
لیا گیا یعنے بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر
ہو چکے پہر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکہے پر کیون نہ
اعتماد کرین یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہے جو قسمت
مین ہے سو ہوگا تو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ عمل کئے جاؤ
اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا
جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنی نیکبختون سے
ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہوجاویگا اور جو
اہل شقاوت یعنی بدبختون سے ہوگا تو وہ شتابی سے بدکام
پر تیار ہوجاویگا پہر حضرت نے اسکے کلام کی قرآن سے سند پڑہی
کہ خدا فرماتا ہے سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام
کو سچا جانا سو اوسپر ہم آسان کرینگے نیکی کرنا ۔ اور جو بخیل ہوا اور
بے پروا بنا اور نیک دین کو اسنے جہوٹا جانا تو اوسپر ہم آسان

کرینگے کہ کی سخت راہ **فائدہ** اصحاب یہ سمجہتے تہے کہ تقدیر کے
روبرو عمل بیفائدہ چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجہے ہو عمل کرنا
تقدیر کے مخالف نہین اسواسطے کہ خدا نے عالم مین چیزون کو پیدا
کیا اور ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعض
چیز کو بعض چیز کا سبب ٹہہرایا جیسے آنکہہ ہے سبب بینائی کا اور کان
سبب ہے شنوائی کا اور زہر سبب ہے موت کا اسی طرح نیک
عمل سبب ہے بہشت کا اور بدعمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا
کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسیطرح رزق مقدر ہے اور سبب
کرنا اوسکا سبب ہے اور کوئی اوسکو مخالف تقدیر کے نہین جانتا ۔
غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہے ۔
جناب معترض صاحب کو لازم ہے کہ اچہی طرح مکرر سہ کرر ہمارے
آرٹیکل کو پڑہین اور یاد کرین کہ جب کوئی شخص عیسائی مذہب کیطرف
رجوع ہوتا ہے اور دن رات پادریون سے میل جول رکہتا ہے
تو ہمکو جناب سرور کائنات کا فرمانا یاد آتا ہے کہ ہر ایک آدمی کو
وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو
جو اہل سعادت یعنی نیک بختون سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام
کیواسطے مستعد ہوجاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختون سے
ہوگا تو وہ شتابی سے بدکام پر تیار ہوجائیگا ۔

حاصل کلام چونکہ حق تعالی نے یہ امر ٹہہرایا کہ بندون کے
بعض اعمال اونکی شقاوت کا سبب ہون اور بعض سعادت کا سبب
ہون اور آدمی اسے نہین پہچان سکتا کہ کون اعمال سبب
شقاوت ہین اور کون موجب سعادت ہین تو خداوند کریم نے اپنے
فضل و کرم عمیم سے پیغمبرون کو پیدا کیا اور حکم فرمایا کہ ازل مین

جن لوگون کی نسبت کمال سعادت کا حکم ہو چکا ہے اونہین
اس بھید سے آگاہ کرین اور پیغمبرون کو پیغام دیکر خلایق کی
طرف بھیجا کہ سعادت اور شقاوت کی راہ اونہین بتائین تاکہ
کسی بندہ کو خدا سے محل حجت نہ باقی رہے پھر سب پیغمبرون کے
بعد ہمارے رسول مقبول خاتم النبیین سید الاولین و
الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم خلق کیطرف بھیجا اور آپ کی نبوت
کو ایسی کمال کے درجہ پر پہنچایا کہ پھر اوسپر زیادتی کمال ہے
اسواسطے آپکو خاتم الانبیا کیا کہ آپکے بعد پھر کوئی پیغمبر نہو اور
تمام جن و انس کو آپکے اتباع اور اطاعت کا حکم فرمایا کہ
کوئی اوسے باہر نہو اور آپکو سب انبیا صلوات اللہ علیہ اجمعین
کا سردار اور افضل کیا اور پیغمبرون کے یارون اور دوستدارون
سے آپکے اصحاب احباب رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو
افضل اور بہتر کیا فقط + راقم میرزا موحد۔

مراسلہ

کرمفرمای بندہ مہتمم اخبار منشور محمدی محمد عبد المجید صاحب زید الطافہم
بعد سلام مسنون کے۔ التماس یہ ہے کہ الطافنامہ آپکا آیا حال
دریافت ہوا بیشے بھی اخبار نور افشان مورخہ ۳۰۔ ماہ اپریل
دیکھا تھا مجکو سخت تعجب ہوا خود امداد حسین کرستان کا خط
و تحظی انکی ہمارے پاس موجود ہے اور نہ آپنے اونکی مخالفت
کے بعد کچھ طبع فرمایا ہے اور خود جو اخبار مذکور مین لکھتے ہین
سراسر خلاف واقع جسپر دلیل اونکی سوالات روح القدس ہین جو
مطبع اخبار دہلی مین طبع کرائی ہین اور جو ناحق کسی پر لعنت بھیجے
خود اوسکا مرجع ہوتا ہے وہی اونکی نسبت ہوا کہ نہ مسلمان اونکی

اسلام کا اعتبار کرتے ہین نہ عیسائی اونکو نصرانیت کا اور تحریر
اونکی خود قابل التفات نہین وہ جو اخبار مذکور مین لکھی ہے
گو سوالات اونکے جو آپکے اخبار مین طبع ہوے ہین ایسے ہین کہ بر گز
انصاف سے جواب ممکن نہین اور حدیث بخاری و ستر ہفتون
کی نسبت جو کسی مصلحت سے لکھا ہے وہ تقریر مہمل ہے کیونکہ
ستر ہفتون کو خوب جانتے ہین کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی نسبت خاص ہین اس لئے کہ مطابق درس ۷ فصل نہم
دانیال کے سنہ بربادی بیت المقدس اور موت بخت نصر
ایکہی سال مین ہے اور وہی یہود کی تاریخ مین ہے اور وفات مسیح
سنہ اثنی عیسوی مین ہوی وہی درس ۲۳ و ۲۴ فصل نہم میں
دانیال بربادی بیت المقدس و یہودے ستر ہفتے یعنی سنہ
چار سو نوے ولادت ختم المرسلین علیہ السلام تک لکھتا ہے کہ
اثنی و چار سو نوے پانسو ستر ہوے وہی اوس تاریخ مین
ہمارے حضور علیہ السلام پیدا ہوے اور درس ۹ سے مطابق
تواریخ مسیحی کے پہلے کا حال یون فرمایا جسکا حاصل یہ ہے کہ
سنہ صدور فرمان مرمت بیت المقدس سنہ ۴۲۱ قبل مسیح سے
ساٹھہ ہفتے یعنی چار سو بیس ۴۲۰ سال پیچھے مسیح پیدا ہوگا اور
اٹھتر روز پیچھے ولادت مسیح کے سردار آویگا اور ایک ہفتے
تک یعنی سنہ چھتر تک اپنا زور کریگا اور نیم ہفتے یعنی ساڑھے
تین سال بعد یعنے سنہ اسی مین بیت المقدس کو برباد کریگا
وہی ہوا اس عرصہ مین خلاف تاریخ متواترہ کی درس ۲۵
مذکور مین ساٹھ ہفتے کی بعد سات ہفتے و دو ہفتے الحاق و
متداخلہ ہین کہ صریح اونکی عبارت گواہی الحاقی ہونے پر دیتی ہے

علی ہذا اور ص ۲۶ مین صریح غلطی کی ہے کہ اُنہتر ہفتے کے
مقام پر ترجمہ عربیہ مین انہتر ہفتے اور اُنہتر ہفتے پیچھے ولادت
مسیح کے ترجمہ عربیہ مین انہتر ہفتہ بعد کہ مسیح قتل کیا جاویگا لکھدیا
اور یہ بڑی تحریف مین بہتر ہفتے موزیادہ قتل مسیح کے لکھدیا
اگر الحاق و تبدیلی کے قایم نہین ہوتی تو مسیح بے شبہ سچے نبی تھے
کیونکہ مخالف فرمان خدا کے کہتے اور یہ تحقیق دہریہ ہونے پر
دلالت نہین کرتی اور بخاری مین حدیث ہزار سال کے تقریح نہین
لیکن اسکو ضرور سمجھا گیا تہا کہ قیامت مطابق باب ۲۴ متی کے شفاعت
کی دو قسم ہے ایک قیامت کبری دوسرے ایکہزار سال خداوند
چار یار و چوبیس سلطنت و مسیح کے معتقدین کو بعد کہ عبارت
آزادگی یاجوج ماجوج سے ہے نہ ہی حدیث زینب بنت جحش سے
جو ابن ماجہ و بخاری نے روایت مقدمہ توٹ جانے سد ذوالقرنین
مین کی ہے اشارہ ہے جسکو کرستان صاحب خوب سمجھے ہوئے
ہین اور خداوند صاحب چار یار کا حال جو ایکہزار سال پہلے
آزادگی یاجوج و ماجوج اہل سیتھیا سے ظہور فرماوے
خوب واضح ہے کہ وہ خاص ختم المرسلین ہین جو حسب تصریح فصل
۲۴ وہ شیعا کی مکہ معظمہ مین پیدا ہوے اون کے روبرو مسیح کا رتبہ
ایسا جیسے ایک نوکر عمدہ وزیر سے اوسکو ملقب کیجئے اور وہی
مزبور مین تصریح ہے کہ آدمی یعنے داؤد اور ابن آدم یعنے مسیح
کا کیا رتبہ جو اون خداوند کے آگے تو نام لی اور بے شبہ ہر ایک
شے وجود مطلق کو محتاج ہے اور نہ اوسکو کوئی مثل اور حد محیط اشیا
ہے اور اینما تولوا اوسکی صفت پس وہی واجب الوجود ہے جسکو
خدا نے عقل دی ہے وہ خوب جانتا ہے کہ وہی جو محتاج الیہ کل ہے

واجب الوجود ہے کہ ہر خصوصیت اوسکی طرف محتاج یا وہ محتاج ہیر
لیکن خصوصیات مین فرق ہے کوئی عام کوئی خاص کوئی خاص
الخاص لیکن سب سے بڑھکر وہ ہے جو مطابق باب ۲۴ وہ ۲۵ کا خطاب
کے صاحب چار یار ہو کہ وجہ اطلاق سے خالق و وجہ قید سے جسد محض
و رسول و عیسی کا حال مثل آدم کے ہے کہ مظہر خاص تھے کتب
تصوف اہل اسلام کو جو دیکھے سو جانے پس ظلم یہ ہے کہ اہل تثلیث
اوسے واقف نہین اگر جانتے گرفتار تثلیث نہوتے بڑا ظلم یہ ہے کہ
وجود مطلق واجب الوجود کو وہ حصر ابن مریم مین کرتے ہین جو ایک
شخص تہا بنی آدم کونسی کا پتہر کہ یہود کو بد دعا دیکر برباد کر گیا لیکن
بڑھکر اوسکی تحریف ہے جسنے اونکو مصنف کیا اور اونکی مسجد مقدس کو
آباد جو مطابق فصل ساٹ شیعا بنی قیدار سے تہا اہل تصوف
تو خوب مراتب اطلاق و تقید سے کہہ سکتے ہین ؎ گہی بر طارم
اعلی نشینم ؎ گہی بر پشت پای خود نہ بینم ؎ اور اسی نظر سے مسیح
بہی مطابق باب ۲۴ متی کے لاعلم تہا کہ زمانہ سلطنت خدا سے
جو برباد کیا رہوین شاخ یعنے ہر قل کے موعود ہے تہا اطلاع
نہ کہتی تہا اور نہ اینمال اوسکو مطابق فصل ۷ و ۲ کتاب اپنی کی
جانتا تہا لیکن ہمارے حضور علیہ السلام کو خدا تعالی نے
مطابق آیۃ لا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول کے
بعض اوقات کل کا عالم کیا تہا پس مین کبھی اپنی حضرت علیہ السلام
کو برابر مسیح کے نہین لکہتا بلکہ ہمیشہ اعلی کہتا ہون اور یہہ امور
میرے دہریہ ہونے پر دلالت نہین کرتی کہ اگر نالش کرون تو
کر سکتا ہون اور نہ مجہکو کوئی دہریہ کہہ سکتا ہے اور کفتگو علمی مین
یہہ تہک جانے کی بات ہے کہ اگر جواب نہ آوے تو غریب واقف

کو پاداری ذرا دیتے ہین سرکار کو معاملات مذہبی مین مداخلت
نہین کرنا چاہیے کہ ہمارے حضور علیہ السلام پر خدا کا یہ بھی احسان ہے
کرامت حضور علیہ السلام پر کوئی سختی نہین کرتا اور نہ کرے اور
مطابق اسکے بلکہ حق تعالیٰ کا بھی حکم ہے جیسے فرماتا ہے لا ینکم اللہ عن الذین
یعنے خدا منع نہین کرتا تمکو دوستی اون لوگون سے جنھون نے تمکو
نہین نکالا اور نہ تمہارے دین کی مانع ہے اگر مناسب سمجھین
نفاذ قانون اس پر چہ کو درج اخبار فرماوین۔ راقم محمد حسن

سوال اول

علمای عیسائیون سے یہ سوال ہے کہ وہ اپنے انجیل مروجہ
کے کلام الٰہی ہونے کی سند بلا حوالہ قرآن مجید تحریر فرماوین تاکہ
معلوم ہوجائے کہ یہ انجیل کلام الٰہی ہے یا نہین۔

سوال دوم

اور واعظان مسیحی دین کو چاہیے کہ وہ مسیح
مصلوب اور وہ مسیح کہ جسکا ذکر قرآن مجید مین آیا ہے اوسکا مفصل
حال تحریر کرین اور بغیر سند توریت اور قرآن مجید اگر اونکا بیان
ہوگا تو لایق اعتبار سمجھا جائیگا۔

سوال سوم

کیا باعث ہے کہ ایک جگہ مسیح فرماتا ہے کہ مین
توریت کو پورا کرنے آیا ہون اور پھر کہتا ہے کہ جو مجھسے پہلے تھے
وہ سب چور اور بٹمار تھے اور پھر کہین کہتا ہے کہ جب تک زمین
آسمان ہے توریت کا ایک شوشہ نہ بدلا جاویگا پھر آپ برخلاف
اوسکے شوشہ چھوڑکر ورق کے ورق بدلتا جاتا ہے۔
چنانچہ دیکھو توریت مین لکھا ہے کہ خنزیر نہ کھاؤ مسیح نے انجیل مین
کہا کہ جو دل چاہو کھاؤ۔ اور توریت مین آیا ہے کہ تو میرے حضور
ترے لئے دوسرا خدا نہ ہوگا یعنی ایک خدا ہے برخلاف اسکے

مسیح نے اپنے شاگردون کو کہا کہ تم جاکر سب بنی آدم کو
تمام کا بپتسمہ دیا توریت کے زمانہ مین ختنہ نہین ہوا تھا
اور وقت پر تقسیم نہین ہوئے تھے۔ راقم محمد حسن

مضمون سراسر خلاف مناظرین مولانا مولوی فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی لاہوری

مین نے اخبار نور افشان مطبوعہ ۶ نومبر ۱۸۹۱ء کے صفحہ ۱۰ پر ایک
مضمون بڑے زور و شور سے جناب عالیجناب مولوی صاحب عیسائی
المتخلص بہ بار اڈیٹر اخبار کے اس رے مین دیکھا کہ
محمدیون کا یہ دعوی کہ توریت و انجیل محرف ہین قرآن شریف
سے بالکل ثابت نہین ہوسکتا بلکہ قطع نظر قرآن شریف سے کتب
احادیث و فقہ وغیرہ مین بھی کہین ایسا دعوی نہین ہوا جیسا کہ
آجکل مسلمان لوگ کرتے پھرتے ہین کہ توریت و انجیل کو یہودیون
اور عیسائیون نے تحریف و تبدیل کر دیا ہے حالانکہ جہان کہین قرآن
مین تحریف اہل کتاب کا ذکر ہوا ہے تو وہان سے ایسی تحریف ہرگز
ثابت نہین ہوتی بلکہ اہل کتاب کی تحریف فی السنہ یعنی زبان
مروڑ کر بولنا اور تحریف معنوی یعنے اولٹے معنی بیان کرنا ثابت
ہوتی ہے چنانچہ بھار صاحب نے اپنے بیان کی تائید مین قرآن کی
تفاسیر وغیرہ سے بھی چند قول جو حقیقت مین خود انکے بیان کے
مخل تھے نقل کرکے حسب زعم خود اپنے دعوی کو ثابت کیا ہے مگر جب
غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ واقع مین اونہون نے خود دھوکہ کھا کر
اور مکر سین صاحبون کی مثل اور لوگون کو دھوکہ دہی پر کمر باندھی ہے
بلکہ بقول مشہور چھٹا سنہ بڑی بات قطع نظر قرآن شریف
وغیرہ کتب اہل اسلام سے خود اپنے عیسائی بھائیون کے بھی